رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور پاکستان
یوم شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۱۲ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۶ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۷ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۱۶ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۵

عربوں اور یہودیوں کے درمیان مستقل مصالحت قریب قریب ناممکن ہے

لیک سکیس ۱۵ جون ۔ آج رات سلامتی کونسل کا پھر اجلاس ہو رہا ہے جس میں اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ کی اس رپورٹ پر غور کیا جائیگا ۔ جو انہوں نے عارضی صلح کی خلاف ورزی کے متعلق ارسال کی ہے ۔ مبصرین کا خیال ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان مستقل مصالحت کے امکانات بہت کم ہیں ۔ کیونکہ دونوں اپنے اپنے مطالبات پر سختی سے اڑے ہوئے ہیں ۔

عارضی صلح کی خلاف ورزی کے متعلق حکومت مصر نے مفصل رپورٹ تیار کر لی !

قاہرہ ۔ ۱۵ جون ۔ اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ بذریعہ ہوائی جہاز آج قاہرہ پہنچ گئے ۔ یہودیوں نے عارضی صلح کی خلاف ورزی میں جو اقدامات کئے ہیں ۔ کاؤنٹ برناڈوٹ ان کے متعلق عرب لیڈروں سے گفت و شنید کریں گے ۔ مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت مصر ایک مراسلہ تیار کر رہی ہے ۔ جس میں ان خاص خاص واقعات کو پیش کیا جائے گا ۔ جو عارضی صلح کی خلاف ورزی سے متعلق ہیں ۔ یہ نوٹ آج کسی وقت کاؤنٹ برناڈوٹ کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ بین الاقوامی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے تمام حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ یہودیوں کو ناجائز طریق پر فلسطین پہنچنے سے روکنے میں جمعیت اقوام کی امداد کریں ۔ چنانچہ یہودیوں کی ترک وطن کی اس ناجائز تحریک کو سردست دبانے کے لئے بعض اور مؤثر اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں ۔ فلسطین کے کسی محاذ سے بھی گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جنگ وغیرہ کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا جلسہ آج قاہرہ میں ہو رہا ہے ۔ جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان ہونیوالی صلح کانفرنس میں کیا رویہ اختیار کیا جائے ۔

سمجھوتہ کا مسودہ لیکر میر لائق علی واپس حیدرآباد پہنچ گئے
آج ہی جواب ارسال کر دیا جائے گا

نئی دہلی ۱۵ جون ۔ حیدرآباد کا وفد جو میر لائق علی ، مسٹر والٹر مانکٹن اور بعض دیگر اصحاب پر مشتمل تھا ۔ آج دوپہر ہوائی جہاز کے ذریعے واپس حیدرآباد روانہ ہو گیا ۔ چلنے سے قبل میر لائق علی نے لارڈ مونٹ بیٹن اور ریاستوں کے محکمے کے سکرٹری مسٹر وی ۔ پی مینن سے ملاقات کی ۔ کہا جاتا ہے کہ میر لائق علی ایک سمجھوتہ کا مسودہ لیکر واپس حیدرآباد گئے ہیں ۔ اُمید کی جاتی ہے کہ آج رات کسی وقت اس کا معین جواب حکومت ہند کو پہنچا دیا جائیگا ۔ کہا جاتا ہے کہ نظام دکن قریب قریب انڈین یونین میں مشروط طور پر شمولیت کے متعلق راضی ہو گئے ہیں ۔ اور اب یہ معاملہ ایک طے شدہ مسئلہ تصور کیا جاتا ہے ۔ البتہ ذمہ وار حکومت کے قیام کے متعلق تا حال اختلاف پایا جاتا ہے ۔ انڈین گورنمنٹ نے مساویانہ نمائندگی کی تجویز کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

ذاتی مفاد کی خاطر ملکی مفاد کو قربان کرنا خودکشی کے مترادف ہے

کوئٹہ ۱۵ جون ۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے کوئٹہ میونسپلٹی کے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے ۔ پاکستان کے عوام کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ پاکستان کے قومی مفادوں کو مقامی ، طبقاتی اور صوبائی مفادوں پر ترجیح دیں ۔ اور ان کو ہر صورت باقی تمام مفادوں سے مقدم جانیں ۔ صوبہ پرستی اور صوبائی تعصب کو ایک لعنت قرار دیتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ ذاتی منفعت کی خاطر بڑے بڑے قومی مفادوں کو قربان کرنا خودکشی کے مترادف ہے ۔ ہر شخص کو خواہ وہ کسی ہی صوبے یا علاقے سے تعلق رکھتا ہو ۔ اپنے آپ کو پہلے پاکستانی خیال کرنا چاہیئے ۔

ایک اہم مقام پر آزاد فوج کا قبضہ

نزاڑ کھل ۱۵ جون ۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آزاد فوجوں نے ایک لمبی لڑائی کے بعد وادی لداخ کے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے ۔ یہاں حال ہی میں ہندوستانی فوجوں کو مزید کمک پہنچائی گئی تھی ۔

ناقص نوٹوں کا فوری تبادلہ

کراچی ۱۵ جون ۔ وزارت خزانہ کا ایک نوٹ مظہر ہے کہ انڈین کرنسی کے ناقص اور بوسیدہ نوٹ ریزرو بنک کی شاخوں سے جلد سے جلد تبدیل کرا لئے جائیں ۔ یہ تبادلہ بہر صورت ۳۰ جون ۱۹۴۸ء سے پہلے پہلے ہو جانا نہایت ضروری ہے ۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد پاکستان میں ریزرو بنک آف انڈیا کی ماتحت شاخیں بند ہو جائیں گی ۔

صدر سلامتی کونسل کا خط
پنڈت نہرو کے نام

لیک سکیس ۱۵ جون ۔ فارس الخوری صدر سلامتی کونسل نے پنڈت نہرو کے خط کا جواب ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ کمیشن کو صرف یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ اگر مناسب خیال کرے تو پاکستان کی شکایات کے متعلق حقائق معلوم کرنے کی نیت سے مواد اکٹھا کر سکتا ہے کمیشن کا اصل کام مسئلہ کشمیر سے متعلق ہے ۔

کشمیر کمیشن کی پہلی میٹنگ
ملتوی کر دی گئی !

جنیوا ۔ ۱۵ جون ۔ کشمیر کمیشن کے تمام ممبران کی پہلی میٹنگ جو پروگرام کے مطابق آج منعقد ہونی تھی ، ملتوی کر دی گئی ہے کیونکہ کولمبیا ۔ ارجنٹائن اور چیکوسلواکیہ کے نمائندے ابھی جنیوا نہیں پہنچے ہیں ۔ کمیشن پندرہ روز یہاں قیام کرے گا ۔ اس عرصے میں صدر کے انتخاب کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا جائیگا کہ فرائض کی انجام دہی کیلئے کیا طریق اختیار کیا جائے ۔

شاہ عبداللہ سلطان ابن سعود سے ملاقات کریں گے

عمان ۔ ۱۵ جون ۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے ۔ کہ شرق اردن کے شاہ عبداللہ عنقریب سلطان ابن سعود سے ملاقات کریں گے ۔ یہ ملاقات اس لئے کی جا رہی ہے ۔ کہ تا دونوں اسلامی حکومتوں میں نئے سرے سے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات پیدا کئے جائیں ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اذکروا اموتکم بالخیر (فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(والدہ صلاح الدین ناصر اہلیہ چودھری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم دارالانوار قادیان حال چنیوٹ)

قد جرت عادۃ اللہ انہ لا ینفع الاموات الا الدعاء (الہام حضرت مسیح موعود تذکرہ صفحہ ۲۹۰)

ہمارے پیارے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا فرمان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق کہ مردوں کو دعا کے سوائے کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔ میں ذیل میں اپنے محترم خاوند چودھری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم مغفور (غفر اللہ لہ و احسن مثواہ فی الجنۃ العالیۃ) کی چند ایک خوبیوں کا ذکر خیر کر کے تمام بزرگان دین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

مرحوم خدا کے فضل سے بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ جہاں آپ اسلام و احمدیت سے خاص محبت اخلاص و جوش رکھتے تھے وہاں آپ خیر کم خیر کم لاھلہ کی بہترین مثال بھی تھے۔ تبلیغ اسلام کا بے پناہ جوش رکھنے والے اور ہر قسم کی بدعات و رسوم کو سختی سے روکنے والے تھے۔ میں نے ساری زندگی میں ان کو کبھی اپنی ذاتی غرض سے کسی سے محبت کرتے یا ناراض ہوتے نہیں دیکھا بلکہ آپ "حب فی اللہ اور بغض فی اللہ" پر پورے پورے عامل تھے۔ اپنے بچوں سے بھی اگر محبت کرتے تو ان کے دینی جوش و اخلاص دیکھ کر اور اگر ناراض ہوتے۔ تو ان کی دینی کمزوری کو محسوس کر کے اگر کسی اولاد میں دینی لحاظ سے کوئی کوتاہی ان کو نظر آتی تو اس سے اس طور پر ناراض اور بیزار ہوتے جیسے اس نے آپ کو کوئی خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ یتیموں اور بیواؤں کے لئے بہترین سہارا تھے۔ خدا تعالیٰ کے بے حد شکر گذار بندے تھے۔ اور ہر وقت اس کے انعام و احسان کا ذکر کر کے عبد الشکور بننے کی اپنے اہل و عیال کو ترغیب دیتے تھے۔ نہایت صاف گو۔ سادگی پسند واقع ہوئے تھے اور ہر وقت یہی نصیحت فرماتے تھے۔ کہ ہمیشہ دینی لحاظ سے اپنے سے اوپر کے درجے والوں کو اور دنیوی لحاظ سے اپنے سے نیچے کے درجے والوں کو دیکھا کرو۔ اس سے تم روحانی ترقی کر سکو گے اور تمہارے دل میں شکر گذاری پیدا ہوگی۔

آپ سفر و حضر میں سنت نبوی کے مطابق ہمیشہ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے جاتے تھے۔ اور اس سے آپ کا بڑا مقصد یہ ہوتا تھا۔ کہ عورتوں میں دینی جوش پیدا کیا جائے۔ اور ان کی عملی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اور خدا کے فضل سے ان کا یہ نیک مقصد بہت حد تک پورا ہوتا دیکھ کر ان کو بے حد خوشی ہوتی۔

آپ میں وفاداری اور احسان مندی کی صفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جس کسی کے ذریعہ آپ کو کبھی کوئی معمولی فائدہ بھی پہنچا۔ آپ نے زندگی بھر اسے یاد رکھا اور ہر طرح اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہتے۔ آپ صدقہ و خیرات میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے۔ کہ دائیں ہاتھ سے دیتے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوتی۔ اور پسند نہیں کرتے تھے۔ کہ کسی کو اس کا علم ہونے پائے۔

صحابہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ہر وقت پڑھتے رہتے اور اپنے گھر والوں کو سناتے رہتے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کو بے حد محبت تھی۔ اور اس قیمتی دولت سے ہر شخص کو متمتع ہونے کی ترغیب دیتے رہتے تھے۔ آپ اکثر اپنے ہموطن بھائیوں کو جلدی جلدی قادیان آنے اور یہاں سے روحانی فائدہ حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے پُر خلوص خط لکھتے تھے۔ ایک شخص کو آپ نے متواتر کئی مرتبہ دارالامان آنے کی دعوت دی وہ ہر دفعہ کوئی نہ کوئی مجبوری بیان کر کے پھر کبھی آنے کا لکھ دیتا تھا۔ اس کی یہ سستی دیکھ کر آپ کو سخت تکلیف ہوئی۔ اور لکھا کہ میں تم کو بار بار قادیان آنے کے لئے لکھ رہا ہوں لیکن تم ہر دفعہ کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے اس بات کو پیچھے ہی ڈالتے چلے جا رہے ہو۔ کیا تم اس وقت آؤ گے۔ جب کہ یہ باغ خشک ہو جائیگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے گلشن کے چند ایک باقی ماندہ پودے بھی یعنی صحابیوں کے قیمتی وجود بھی ایک ایک کر کے اس دار فانی سے کوچ کر جائینگے۔ تم آؤ گے اور آ کر کوئی صحابی نہ دیکھ سکو گے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نور ایمان حاصل کیا۔ اس باغ کی رونق دراصل یہی لوگ ہیں۔ اس قسم کے اور بھی الفاظ تھے جسے پڑھ کر اس شخص کے دل میں ایسا جوش پیدا ہوا کہ فوراً سب کام چھوڑ کر یہاں آ گئے۔ اور کہا کہ مجھے آپ کے ان چند الفاظ نے ایسا بے چین کیا۔ کہ میں سب کام چھوڑ کر قادیان آ گیا ہوں۔ آپ مندرجہ ذیل عربی شعر کا ترجمہ اپنی زبان کی نظم میں ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔ ع

یا ذا الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا

احرص علی عمل تکون بہ متی
یبکون حولک ضاحکا مسرورا

یعنی اے وہ شخص جب تو دنیا میں آیا۔ تو تو رو رہا تھا اور لوگ۔ تیرے گرد خوش ہو رہے تھے ہنس رہے تھے۔ اب تو ایسا عمل کر کہ جب تیری جدائی کا وقت آئے تو اس وقت تُو ہنس رہا ہو۔ لیکن لوگ تیری خوبیاں یاد کر کے تیری جدائی کی تکلیف سے رو رہے ہوں۔

درثمین اور کلام محمود کی دعاؤں سے آپ کو خاص شغف تھا۔ جن کے دعائیہ اشعار خاص طور پر ہر وقت نہایت درد سے پڑھتے رہتے تھے۔ اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعائیہ اشعار پڑھ کر اپنی اولاد کے حق میں بھی دعا کرتے اور زبانی و خط کے ذریعہ نصائح کرتے۔ اور ان کی کتابوں پر نصیحت آموز عبارات رقوم فرماتے تھے۔

اپنی بڑی بیٹی مرحومہ محمودہ بیگم زوجہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے نکاح کے موقعہ پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ "اس نکاح کے معاملہ میں چودھری ابوالہاشم خاں صاحب ایم۔ اے نے جن کی لڑکی ہے۔ اس بات کو محسوس کیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے تھوڑا سا پڑھا ہے اور جو پڑھا ہے۔ اس کو خوب یاد رکھا ہے۔ میرے جب ان کو اس نکاح کے متعلق لکھا۔ اس کے جواب میں جو خط ان کی طرف سے آیا ہے۔ اس میں جن شرائط کے ساتھ وہ اس نکاح کو منظور کرتے ہیں۔ وہ ایسی روح رکھتی ہیں۔ جو ہماری جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے۔ وہ لکھتے ہیں بیشک میاں عبدالسلام بڑے باپ کے بیٹے ہیں اور اس لئے ہمارے لئے واجب الاحترام ہیں۔ لیکن میں اپنی بیٹی کسی کے بیٹے کو نہیں دینا چاہتا۔ بلکہ کسی آدمی کو دینا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرا داماد اسلام کے لئے لڑنے والا ہو۔ وہ اسلام کی جنگ میں جان دیدے وہ اسلام کا خادم اور سپاہی ہو اور اسلام کے مقصد میں اپنی زندگی کو لگا دے۔ اور نہ صرف میرے داماد میں یہ بات ہو۔ بلکہ میں چاہتا ہوں میری ساری اولاد اسلام کے کام آئے۔ گو میں میاں عبدالسلام میں جوش دیکھتا ہوں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ اگر آپ کے نزدیک میاں عبدالسلام میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو آپ ان سے میری لڑکی کا نکاح پڑھ دیں ورنہ میں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کو زیادہ پسند کرونگا جس میں یہ باتیں پائی جاتی ہوں۔ یہ وہ روح ہے جو جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے۔ اسلام کے لئے اس وقت ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی جان مال اور جائداد سب کچھ خرچ کر دیں اور بغیر کسی شرط کے اسلام کے رستے میں اپنی ہر ایک چیز خرچ کریں۔ اگر جماعت میں یہ بات پیدا ہو جائے۔ اور باہمی تعلقات میں اس بات کو مد نظر رکھا جائے۔ تو ایسی نسلیں پیدا ہوں۔ جو اسلام کی بڑی خدمت کر سکتی ہیں"۔

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء)

آخر میں تمام اصحاب و صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگان دین و احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کے بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور ہر قسم کی رحمتوں اور برکتوں کی بارش ہر آن ان پر نازل فرماتا رہے اور ان کی تمام کی تمام اولاد و دامادوں کو اپنے والد مرحوم کی دلی خواہش و آرزو کے مطابق حقیقی احمدی بننے اور خدمت دین کر کے دنیا و آخرت میں اپنی رضا و خوشنودی کے وارث کرے۔ اور ہمارا انجام بالخیر ہو۔ آمین۔

موصی صاحبان کے لئے اعلان

تمام موصی صاحبان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ چندہ بھیجتے وقت اپنے وصیت نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔ اگر انہیں وصیت نمبر یاد نہ ہوں۔ تو وہ اپنا پورا پتہ معہ ولدیت کے لکھا کریں۔ نیز جہاں سے انہوں نے وصیت کی ہو۔ اسی طرح بعض دوست صرف اتنا لکھ دیتے ہیں۔ کہ فلاں کی ہمشیرہ یا فلاں کی اہلیہ وہ نام نہیں لکھتے۔ مہربانی فرما کر اُن کے نام لکھا کریں۔ کیونکہ بغیر نام کے ہم رجسٹر سے اُن کے نمبر تلاش نہیں کر سکتے۔ اور اُن کی رقمیں درج رجسٹر نہیں ہو سکتیں۔ امید ہے کہ دوست آئندہ ضرور خیال رکھیں گے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اطلاع

جن دوستوں نے اپنے اسماء مستقل طور پر حفاظت مرکز کے لئے پیش کئے ہوئے ہوں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۳۰ جون کو لاہور جودھامل بلڈنگ میں پہنچ جائیں۔ (ناظر آبادی)

درخواست ہائے دعا

میرے چچا محمد احمد صاحب بعارضہ سیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔ (خاکسار محمود احمد مہتمم دواخانہ دارالشفا خانیوال)

میرا بھائی عزیزم منصور احمد چار روز سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل لاہور)

روزنامہ الفضل
۱۶ جون ۱۹۴۸ء

ایک اعتراض اور اس کا جواب

معترضین تحریک احمدیت پر آغاز ہی سے یہ الزام بھی لگاتے چلے آئے ہیں۔ کہ انگریزی حکومت کی بعض خصوصیات کی تعریف کر کے احمدیت نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ایک ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اکثر دشمنان احمدیت اس چیز کو احمدیت کے خلاف عوام کو اشتعال دلانے اور بھڑکانے کے لئے بطور آلۂ کار استعمال کرتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ اصولی باتوں میں تو احمدیت کے مقابلہ میں پے درپے شکست کھاتے چلے آئے ہیں۔ اور مذاکرہ اور تبادلۂ خیالات میں ہمیشہ دبتے رہے ہیں۔ اس لئے جیسے کہ شکست خوردہ ذہنیتوں کا قاعدہ ہے۔ کہ جب اصولی گفتگو میں اپنے تئیں مجبور ہوتا دیکھتے ہیں۔ تو چھوٹے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ ایسے ہی دشمنانِ احمدیت بھی اور کچھ بس نہیں چلتا تو ایسا طریق اختیار کرتے ہیں۔ کہ جس سے عوام کو احمدیت کے برخلاف بھڑکایا جا سکے۔ اور اس طرح اپنی اصولی شکست کو ہنگامہ آرائی کے ذریعہ فتح میں تبدیل کیا جا سکے۔

اس کے باوجود یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے کہ مخالفین کی ایسی تمام کوششیں بجائے احمدیت کو نقصان پہنچانے کے ہمیشہ اس کے حق میں بطور کھاد کے کام دیتی رہی ہیں۔ اور اس کی ترقی کا باعث ہوتی رہی ہیں۔

انگریزوں کی وفاداری کے متعلق بعض ہمارے دوست تو عجیب وغریب حرکات مذبوحی کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ یادش بخیر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو سب سے پہلے احمدیت کے دشمن عظیم رہ چکے ہیں۔ ادھر مسلمانوں سے تو یہ کہا کرتے تھے۔ کہ مرزا انگریزوں کا جاسوس ہے۔ اور امن پسند مہدی موعود کا دعوےٰ کر کے اس نے اپنے تئیں گردن زدنی بنا لیا ہے۔ تو دوسری طرف آپ نے انگریزی میں ایک رسالہ اس مضمون کا لکھوا کر بڑے بڑے انگریز حکام کو بھیجا تھا۔ کہ مرزا دراصل انگریزوں کا سخت دشمن ہے۔ اور وہ جمعیت بنا کر ان کے خلاف بغاوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس لئے اس نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ جو تلوار سے دنیا میں اسلام پھیلائے گا۔ اس جاسوسی کے عوض مولوی صاحب کو کچھ اراضی بھی انعام میں حاصل ہوئی تھی۔ اس قصہ سے صرف اتنا بتانا مقصود ہے۔ کہ دشمن نے کبھی وار کرنے سے پرہیز نہیں کیا۔ خواہ اسکو متضاد عمل ہی کیوں نہ کرنا پڑے

ہم ایسی مثالیں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت بڑھ چڑھ کر صرف دنیاوی منفعت کے لئے انگریزوں کی تعریفیں کی ہیں۔ لیکن وہ بھی حضور علیہ السلام پر اعتراض کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ دراصل اسی کا نام دشمنی برائے دشمنی ہے۔ جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں۔ کہ دشمن کی دیوار گر پڑے۔ خواہ اپنی بھینس نیچے آ کر مر جائے۔ اکثر علماء اسی پر عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم کو ایسی بھی مثالیں معلوم ہیں۔ کہ دشمنی کے وقت بعض علماء نے اسلام کی مسلمہ حقیقتوں سے صرف اس لئے انکار کر دیا۔ کہ ان سے احمدیت کی تائید ہوتی تھی۔

بعض خود ساختہ مصلح جو زیادہ لسان اور ہوشیار ہیں۔ ان کو ہم نے دیکھا ہے۔ کہ جب ان پر وہی اعتراض پڑتا ہے۔ جو وہ خود مسیح موعود علیہ السلام پر کرتے ہیں۔ تو اپنے لسانی کے زور پر نہایت باریک فروق اور موشگافیوں سے اپنے بچاؤ کی صورت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم اس کی ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ مدیر کوثر نے کوثر کی اشاعت ۱۳ جون ۱۹۴۸ء میں تیر و نشتر کے زیر عنوان لکھا ہے

"جن محرومان قسمت کی راہ نمائی نبی کی تعلیم نہ کر سکی وہ متنبی کیونکر دکھلا سکے گا۔ جس کا فخر یہ ہے کہ انگریزی حکومت اس کے لئے ولی امر ہے۔ جو خدا کی بادشاہت کا تخت بچھانا چاہتی تھی۔"

آپ نے یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ اس ارشاد کو پڑھ کر ہر کوئی یہی خیال کرے گا۔ کہ لکھنے والا خود حکومت برطانیہ کے خلاف اپنی تمام عمر جہاد بالسیف میں مصروف رہا ہے اور دنیا کی تمام باطل حکومتوں سے جو کبھی لڑائی لڑتا رہا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو شکست دے کر اب کشمیر کے محاذ پر انڈین یونین کے چھکے چھڑا رہا ہے

لیکن ذرا ٹھہریئے۔ آپ وہی ہیں۔ جنہوں نے ابھی کل پاکستان کو ووٹ دینا اپنے انوکھے اسلام کے خلاف سمجھا تھا۔ حالانکہ آپ جانتے تھے۔ کہ اگر مسلم لیگ ہار گئی۔ تو ان چھ کروڑ مسلمانوں کا بھی جو پاکستان بننے کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔ یقیناً وہی حشر ہوتا۔ جو چار کروڑ مسلمانوں کا اب انڈین یونین میں ہو رہا ہے۔ نہیں۔ بلکہ پاکستان نہ بنتا تو شائد ہندوستان میں مسلمانوں کا نام و نشان بھی نہ رہتا۔ نہ بانس رہتا۔ نہ بانسری بجتی اور اب جو مساجد خدا تعالےٰ کی تسبیح کے لئے بچ رہی ہیں ــ ان میں بھی جونا گڑھ کی جامعہ مسجد کی طرح بت خانے کھل جاتے۔ اور انگریزی حکومت کی بجائے جو اپنی بادشاہت کا تخت بچھانا چاہتی تھی۔ پاکستان کے طول وعرض میں بھی بتوں کی بادشاہت کے تخت بچھ جاتے۔

پشاور کے روزانہ اخبار شہباز نے کچھ اعتراضات مودودی صاحب پر کئے تھے۔ ایک یہ سوال بھی پوچھا گیا تھا۔

"کیا وہ (مودودی) برطانوی نظام حکومت کو مردود اور خلاف اسلام قرار دینے کے باوجود اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے رہے۔ اور کیا اس طرح بالواسطہ اسکو عملاً مضبوط و مستحکم بنانے کے مرتکب نہیں ہوتے رہے۔"

اس کا جواب مدیر کوثر حسب ذیل فرماتے ہیں:-

"اس سوال کے جواب سے تحریک اسلامی کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ برطانوی نظام حکومت کے زمانے میں اس کا مفصل اور فیصلہ کن جواب دیا جا چکا ہے۔ تاہم اس وقت اختصار کے ساتھ اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ اس کے احکام کی پابندی کرنے کا الزام غلط ہے۔ حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ ملکی انتظام کی حد تک اس کے جو قوانین تھے۔ ان کو توڑنے سے ہم پرہیز کرتے رہے۔ اور یہ کسی مصلحت کی بناء پر نہیں۔ بلکہ انبیاء کی سنت سے ہم نے اس طریق کو صحیح سمجھا محض بحث کی خاطر اعتراض کرنے والے کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

(باقی دیکھیں ص۸ کالم اول)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

کوئٹہ ۱۲ جون ۱۹۴۸ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت سفر پر روانہ ہونے سے قبل ہی ناساز چلی آ رہی تھی۔ لیکن دوران سفر میں مزید براں یہ حادثہ پیش آ گیا۔ ریل گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ ہاتھ پر گرنے کی وجہ سے ہاتھ پر تکلیف دہ چوٹ آ گئی۔ ہاتھ پر آیوڈین وغیرہ لگا کر اور ہاتھ کو Elastoplast (ایلاسٹو پلاسٹ) کا سہارا دے کر اسی وقت پٹی لگا دی گئی۔ دو دن تک تکلیف کسی قدر کمی کے ساتھ بدستور رہی۔ آج خدا کے فضل سے درد میں نمایاں کمی ہے۔ کل جمعہ سے قبل پٹی کھول دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں حضور کو کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ اور گلے میں بھی درد رہتا ہے۔ اور آج رات سے تبخیش کی شکایت بھی ہو گئی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب D.O.M.S. نے حضور کا بغور طبی معائنہ کیا۔ اور آج ان ہی کی تجویز پر حضور کے چوٹ والے ہاتھ کا X Ray بھی ملٹری ہسپتال میں میجر محمد رمضان صاحب سے کروایا گیا۔ ہاتھ کی ہڈی میں بفضل خدا کوئی دراڑ وغیرہ چوٹ کی وجہ سے نہیں آئی۔ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ وہ علاج معالجہ میں محنت اور کوشش کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ ہر دو ڈاکٹر صاحبان یعنی ڈاکٹر میاں عبد الحمید صاحب ڈی۔ ایم۔ او اور ڈاکٹر میجر محمد رمضان صاحب کا بہت شکریہ۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک اعمال میں برکت دے۔ سیدہ ام ناصر احمد سلمہا کو بھی دیر سے کھانسی اور حرارت چلی آ رہی ہے۔ ان کے علاج میں ڈاکٹر عبد الحمید صاحب حصہ لے رہے ہیں۔ ایسا ہی عزیزہ امۃ الباری صاحبہ دیر سے بیمار ہیں۔ ان کا علاج بھی ہو رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اس دعوے کو تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ کہ اسلام ہی اس وقت ایک زندہ اور سچا مذہب ہے۔ تو حضور نے اس مضمون کے اشتہارات چھپوا کر امریکہ اور انگلستان میں کثرت سے بھجوائے۔ کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام کی تائید میں ہزاروں نشانات دکھلاسکتے ہیں۔ ان اشتہارات کے جواب میں قادیان کے ہندوؤں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا۔ کہ امریکہ اور انگلستان کے باشندوں کی بجائے ان کا حق زیادہ ہے۔ کہ ان پر اسلام کی صداقت کسی نشان کے ذریعہ ثابت کی جائے۔ قادیان کے ہندوؤں کی اس درخواست پر حضور نے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں شروع کردیں۔ اور چلے بھی کئے۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے فتح اسلام اور صداقت اسلام کا ایک عظیم الشان نشان عطا فرمایا۔ اور یہ بشارت دی۔ کہ نو برس کے اندر اندر حضور کے ہاں ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا۔ جس کے ذریعہ حضور کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہونگی۔ اور منجملہ دوسری خصوصیات کے وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قوموں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

اس الٰہی بشارت کے مطابق ہمارے پیارے موجودہ امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے اور جن لوگوں کو حضور سے ملنے کا اتفاق ہؤا ہے۔ یا حضور کی سیرت اور کارناموں کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ کس طرح حضور کی ذات میں پورا ہوچکا ہے۔ مجھے یہاں صرف ایک پہلو کے متعلق عرض کرنا ہے مصلح موعود کے متعلق ایک پیشگوئی یہ ہے۔ کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ پیشگوئی جس شان کے ساتھ پوری ہوچکی ہے۔ اس کا انکار کوئی متعصب سے متعصب انسان بھی نہیں کرسکتا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک لمبے غور کے بعد اور غیر ممالک کے سروے کے بعد اور آہستہ آہستہ جماعت کو قربانی کے لئے تیار کرنے کے بعد ۱۹۳۴ء میں ایک نہایت مبارک ساعت میں خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت اس عظیم الشان سکیم کا اعلان فرمایا جو جماعت میں تحریک جدید کے نام سے مشہور ہے۔ اس تحریک کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ۔ اور اپنے اوقات مال اولاد اور اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کردو۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے فرزندان احمدیت کی ایک خاصی تعداد نے اپنے آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش کیا جن کو ایک لمبی ٹریننگ کے بعد غیر ممالک میں پھیلا کر تبلیغ اسلام کا ایک وسیع نظام قائم کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجاہدین تحریک جدید اس وقت زمین کے ہر حصہ میں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا۔ اور مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ احسن رنگ میں پوری ہورہی ہیں۔

آسمان احمدیت کے ان درخشندہ ستاروں نے جو غیر ممالک میں غریب الوطنی کی حالت میں شاندار قربانیاں کررہے ہیں اپنا فرض اداکردیا مگر اے احمدی نوجوان کیا تو نے یہ بھی غور کیا کہ تمہاری کیا ذمہ واریاں ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہم میں سے ایک ایک نوجوان آگے بڑھتا اور بجائے اس کے کہ ہمارا آقا ہماری تلاش کرے ہم خود بخود اپنی زندگی کو وقف کرتے ہوئے اپنے آپ کو آقا کے حضور پیش کردیتا۔ لیکن اگر اس راستے میں کوئی روک ہو تو مومن کو تو کسی روک کی بھی پرواہ نہ ہونی چاہیئے۔ خواہ راستے میں پہاڑ کیوں نہ ہوں) تو کم سے کم قربانی یہ ہے کہ ہم اپنے ان مجاہد بھائیوں کو ان سامانوں سے پوری طرح لیس کردیں۔ جن کے بغیر وہ دشمن کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ اور تحریک جدید جس پر بیرونی مشنوں کے اخراجات کی تمام تر ذمہ واری ہے اس کی مالی حالت یہ ہے۔ کہ وہ خود دس گیارہ لاکھ روپے کی مقروض ہے۔ تحریک جدید کے آغاز سے لے کر اس وقت تک دفتر اول کے مجاہدین نے اس بوجھ کو اٹھایا ہے۔ لیکن اب تحریک جدید کے اخراجات اس کی آمد سے بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ اور اگر اس کمی کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو بیرونی مشنوں کے کام کو نقصان کا احتمال ہے۔ اس کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منجملہ دیگر سکیموں کے ایک یہ سکیم جاری فرمائی ہے۔ کہ ایک نئی پانچ ہزاری فوج (دفتر دوم) تیار کی جائے۔ جس میں تمام ایسے احمدی دوستوں کو شامل کیا جائے۔ جو اس وقت تک اس تحریک میں شامل نہیں . . . . . . اگر جماعت کا ہر کمانے والا فرد اس تحریک میں شامل ہوجائے۔ تو چند سالوں میں ہی نہ صرف تحریک جدید کا قرضہ اتر سکتا ہے۔ بلکہ ایک ایسا مضبوط ریزرو فنڈ قائم کیا جاسکتا ہے۔ جس سے تبلیغ اسلام کے لئے کوئی مستقل آمد کا ذریعہ پیدا کیا جاسکے مگر اس کے لئے عہدہ داران جماعت اور سلسلہ کا درد رکھنے والے دوسرے احباب کی طرف سے عزم، محنت اور غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کا یہ وسیع سلسلہ جو تحریک جدید کے ذریعے نہایت کامیابی کے ساتھ دنیا میں جاری ہے۔ اس کے متعلق کسی مومن کا دل یہ برداشت ہی نہیں کرسکتا۔ کہ اس میں اس کا حصہ نہ ہو۔ ضرورت صرف اس تحریک کو ایسے احباب تک پہنچانے اور تحریک جدید کی اہمیت واضح کرنے کی ہے۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے تمام جماعتوں کی خدمت میں دفتر دوم تحریک جدید کے نئے وعدوں کے لئے فارم بھجوائے جاچکے ہیں۔ امید ہے تمام جماعتیں جلد از جلد اپنے تمام افراد کو اس تحریک میں شامل کرکے وعدوں کی مکمل فہرست مرکز میں ارسال فرمائینگی۔

یہ بھی عرض کردینا مناسب ہوگا۔ کہ وعدے کے لئے فارم کی شرط ضروری نہیں۔ بلکہ سادہ کاغذ پر وہ وعدہ بھجوایا جاسکتا ہے۔ شمولیت کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ ایک سال کا وعدہ ایک مہینے کی آمد کے برابر ہو۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو ایک مہینے کی آمد کا ½ یا نصف کے برابر بھی وعدہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس سے کم کسی صورت میں بھی نہ ہونا چاہیئے۔

چاہیئے کہ "ہر شخص اپنے باپ۔ بیٹے بھائی اور دوست کو۔ ہر بیوی اپنے خاوند کو اور خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ وہ اب حصہ لے۔ اور جس نے حصہ لیا تھا۔ وہ زیادہ لے"۔ تا دفتر دوم کے وعدے جلد از جلد کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ "جب تک ہم دفتر دوم کو پانچ لاکھ تک پہونچا نہیں دیتے۔ اس وقت تک پوری کامیابی میسر نہیں آسکتی"۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

خاکسار:۔ عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

ایک غیر احمدی شائق الفضل کی رائے

ایک غیر احمدی دوست الفضل کے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں

"چونکہ یہ اخبار سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام کی بھی خوب خدمت کرتا ہے۔ اسی واسطے میں نے یہ جاری کرایا ہے"

(خط مورخہ ۷/۶/۴۸)

صداقت پسند اور خدمت اسلام کا ولولہ رکھنے والے احباب سے امید ہے کہ اپنے حلقہ میں الفضل کی اشاعت وسیع کریں گے۔

منیجر الفضل

طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے درخواست دعا

لاہور ۱۵ ارجون۔ جامعہ احمدیہ احمد نگر سے اٹھارہ طلباء مولوی فاضل کا امتحان دینے کے لئے آئے ہیں۔ امتحان آج سے شروع ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خدام الاحمدیہ اور انکی ذمہ واریاں

از مکرم خواب زادہ عباس احمد صاحب

فروری ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیموں کے اجراء کا ارشاد فرمایا۔ خدام الاحمدیہ کا کام یہ تھا۔ کہ پندرہ سے چالیس سال کی عمر کے تمام احمدی نوجوانوں کی تنظیم کریں۔ اور ایک خاص لائحہ عمل کے مطابق ان کی زندگیاں ڈھالیں اطفال الاحمدیہ کا کام یہ تھا کہ پندرہ سال سے کم عمر کے تمام احمدی لڑکوں کی تنظیم کریں۔ خدام الاحمدیہ کو حضور نے اطفال کا نگران اور سرپرست مقرر فرمایا کچھ عرصہ تک خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شمولیت طوعی تھی۔ لیکن ۱۹۴۰ء میں قادیان کے احمدی نوجوانوں کے لئے اور ۱۹۴۱ء میں ہندوستان بھر کے تمام احمدی نوجوانوں کے لئے اس تنظیم میں شمولیت لازمی قرار دے دی گئی۔ ہر دو تنظیموں کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق حضور نے کئی خطبات دئے۔ جن کے نتیجہ میں نوجوانوں میں جوش پیدا ہوا۔ اور وہ اچھی تعداد میں اس تنظیم میں شامل ہونے لگ گئے اور ایک حد تک اس لائحہ عمل پر بھی عامل ہو گئے۔ جو حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

ابتداء میں اس مجلس کے صدر جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل تھے اور اس کے بعد ۱۹۳۹ء سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر منتخب ہوتے اور اب تک منتخب ہوتے آرہے ہیں

اس مجلس کی تنظیم کی تشکیل اس طریق پر حضور نے منظور فرمائی۔ اول صدر جو ہر سال منتخب ہوتا ہے۔ اس کی مجلس عاملہ جو وہ خود نامزد کرتا ہے۔ ابتداء میں سیکرٹری یعنی معتمد بھی منتخب ہوتا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے حضور کی منظوری سے نامزد ہونے لگا۔ صدر اور اس کی مجلس عاملہ تمام مجلسہائے خدام الاحمدیہ کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور اسبات کے ذمہ دار ہیں کہ نوجوانوں کی تنظیم صحیح طور پر ہو رہی ہے۔ اور اس کے لائحہ عمل پر صحیح طور پر عمل کیا جا رہا ہے ہر مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک قائد ہوتا ہے۔ اور اس کے ماتحت ایک حلقہ وار تنظیم ہر حلقہ کی تنظیم کو چلانیوالا زعیم کہلاتا ہے ہر دس خادموں پر ایک سائق جو بطور نقیب ہوتا ہے۔ سائق کا کام یہ ہے کہ نگرانی کرے کہ اس کے سپرد خدام مجوزہ لائحہ عمل پر عامل ہیں۔ اس تنظیم میں خادم سے ہر وہ احمدی نوجوان مراد لیا جاتا ہے جو باقاعدہ حلفیہ اقرار کرے کہ وہ اس مجلس کے لائحہ عمل پر مدد کریگا وہ اقرار جو اس مجلس میں شمولیت کے وقت کیا جاتا ہے اور ہر اہم موقعہ پر دہرایا بھی جاتا ہے یہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان۔ مال اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہونگا،،

یہ وہ مبارک تنظیم ہے۔ جس کا مختصر ڈھانچہ قارئین کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ہر عقلمند انسان جو اپنے اندر زندگی رکھتا ہے۔ اس تنظیم اور اس کے لائحہ عمل کو بہت ہی استحسان کی نظر سے دیکھے گا۔ اگر خدا رسیدہ ہو گا تو اس مبارک وجود کی دعائیں دیگا۔ جس نے اسکا اجراء کیا وہ نہ تعریف کئے بغیر ہرگز نہیں رہ سکتا

اس مجلس کی مرکزی تنظیم یعنی مجلس عاملہ مرکزیہ میں کام کرنے والے ابتداء میں اور اسکے بعد ۱۹۴۵ء تک زیادہ تر وہ واقفین تھے جو آجکل بیرون ممالک میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ دراصل بہت حد تک اس مجلس کے کل پرزے یہی لوگ تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو دن رات اس تنظیم کو مکمل کرنے کی فکر میں رہتے۔ نہ تپتی دھوپ انہیں کام سے روکتی اور نہ رات کی تاریکی ان کے مشاغل میں حائل ہوتی۔ ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ فرانس کے متعلق مجھے معلوم ہے وہ اس مجلس کے کاموں کے سلسلہ میں راتوں بھی جاگتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی مجھے معلوم ہیں۔ جو مئی جون کے مہینوں میں تپتی دھوپ میں بہت مشقت کے کام کرتے رہے ہیں یہ لوگ اپنی تعلیم کے علاوہ یہ کام بھی کرتے تھے۔ جس محنت اور اخلاص کے ساتھ انہوں نے کام کیا۔ اس کی وجہ سے خود بخود دعا نکلتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ انہیں جزاء دارین دے۔

کچھ عرصہ سے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ تنظیم پھر خاموش ہے۔ وہ رنگ و رو اور جوش جو پہلے تھا اب نمایاں نظر نہیں آتا۔ نوجوانوں میں تنظیم کی ضرورت اور اس کے لائحہ عمل پر عمل کی اہمیت دونوں لحاظ سے یہ خاموشی اور سستی پریشان کن ہے۔ جن اخلاق اور جن تعلیم کو ہم احمدیوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں۔ تنظیم کے بغیر نہیں کئے جا سکتے

ہمارا ملک وہ بد قسمت ملک ہے جہاں ایک قسم کے اخلاق اور اطوار و عادات نہیں ہیں۔ ہر شخص اپنی من مانی کارروائیاں کرتا ہے۔ برخلاف اس کے انگلستان میں میں نے دیکھا ہے ساری قوم میں یکجہتی معلوم ہوتی ہے۔ معین اخلاق۔ عادات اطوار ہیں۔ جن پر ساری قوم کی یکسوئی سے عمل کرتی نظر آتی ہے اور کوئی بھی جو ان کے خلاف عمل کرتا ہے۔ حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ افسوس ہماری قوم میں یہ خوبی نہیں کہ خدام الاحمدیہ کی صحیح تنظیم ہو جائے۔ تو اس تنظیم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی اخلاق خدام و اطفال میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس تنظیم میں ہر دس خادموں پر ایک نقیب جو سائق کہلاتا ہے۔ حضور نے مقرر کرنیکا ارشاد کیا ہوا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ ہر وقت نگرانی کرے کہ اسلامی اخلاق پر جو خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں پیش کئے گئے ہیں۔ عمل ہو رہا ہے

جس قسم کے اطوار و اخلاق ہماری قوم کے ہیں۔ انہیں درست کرنے اور اسلامی بنانے کے لئے مندرجہ بالا تنظیم نہایت لازمی ہے بغیر سخت کڑی نگرانی اور ہر وقت کی جد و جہد یہ اخلاق پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ اور بغیر اس احساس کے پیدا نہیں ہو سکتے۔ جو حضور خدام میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ وہ احمدیت کا ستون ہے۔ اس کے گرنے سے احمدیت گرتی ہے۔ جب انفرادی ذمہ داری کا یہ احساس ہمارے دل میں پیدا ہو گا۔ اور ہماری تنظیم اتنی مکمل ہو جائے گی۔ کہ ہم ہر احمدی نوجوان کی پوری نگرانی کر سکیں۔ اسی دن سے اسلامی اخلاق کا نوجوانوں میں پیدا کرنا آسان ہو جائیگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ میں تجھے ایک قوم بناؤں گا۔ اس الہام میں ایک خوشخبری بھی ہے۔ اور ہماری ذمہ واریوں کی طرف ہمیں متوجہ بھی کیا گیا ہے۔ قوم وہ ہوتی ہے جس کا اپنا تمدن ہو اپنے اخلاق و معاشرت اور اپنے خاص اوصاف ہوں اس الہام میں یہ خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ ہمارے اخلاق و اطوار میں جو یک رنگی نہیں پائی جاتی۔ ایکدن پیدا ہو جائے گی۔ ظاہر ہے کہ احمدیت کو ماننے کیوجہ سے ہم وہ قوم ہوں گے جو اسلام کے بنائے ہوئے اخلاق، تمدن و معاشرت پر عامل ہوں گے۔ اور ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم کوشش شروع کر دیں تا جلد وہ دن آ سکے۔ جب ہم ایک قوم بن جائیں

ہمارے ملک کے تمدن۔ معاشرت۔ اخلاق۔ اطوار و عادات کا جو اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں ایک قوم نہیں بستی بلکہ کئی قومیں آباد ہیں اور یہ ملک کئی قوموں کے زیر حکومت رہا ہے۔ تمدن و معاشرت وغیرہ کا یہ اختلاف برا نہیں۔ لیکن یہ اس وقت تک برا نہیں جب تک کہ ہر قوم اپنے مخصوص تمدن و معاشرت پر سختی سے عامل ہو۔ لیکن جب حالت یہ ہو کہ ہر قوم اپنے مخصوص تمدن و معاشرت وغیرہ کو چھوڑ بیٹھے اور ان مختلف تمدنوں اور معاشرتوں اور اطوار و عادات کی ایک کھچڑی سی بنجائے۔ اس طرح کہ کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس کا اپنا تمدن معاشرت وغیرہ کیا ہیں۔ یہ صورت حالات نہایت خطرناک ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے من مانی کارروائیاں کرنے کی عادت پڑتی ہے اور من مانی کارروائیاں کرنے کی عادت قوم و افراد کے لئے بڑی تباہ کن ہوتی ہے۔ یہ وہی حالت ہوتی ہے۔ جس کے متعلق قرآن کہتا ہے۔ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس طرح گمراہی کے سیلابوں میں کھوئے جاتے ہیں۔ یہ حالت بعینہ اس کاغذ کے پرزے کی طرح ہوتی ہے۔ جو میدان میں گرپڑا ہو اور ہوا کے جھونکے اسے ادھر ادھر اڑائے لئے پھریں۔ نفس کی اتباع بھی اس قسم کی حالت انسان کی بنا دیتا ہے اپنا کوئی معین راستہ اور رفتار نہیں۔ خواہشات نفس کے جھکڑ کبھی اسے اس سمت لے جاتے ہیں اور کبھی اس سمت وہ اپنی زندگی کا مقصد کھو بیٹھتا ہے اور اس حیران و سرگردان کی طرح ہو جاتا ہے جسے ایک جنگل میں کھڑے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے! اس کے علاوہ ایک اور بڑی خرابی جو اس حالت میں لازم ہے یہ ہے کہ قوم کے اتحاد میں رکھنا پڑ جاتا ہے۔ قوم کے تمدن و معاشرت وغیرہ کی یکسوئی و یکجہتی سے جو تمام پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ مٹ جاتا ہے۔ (باقی)

قوم کا جو اتحاد ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی یکسوئی اور یکجہتی ہے۔ جو ان کے تمدن معاشرت اور اخلاق وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ ہر انگریز انگریز کے لئے یہ غیرت رکھتا ہے وہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کسی انگریز کی کسی جگہ بھی ذلت واہانت ہو یا اس پر کسی قسم کا ظلم ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ میری قوم سے ہے۔ قوم کے کسی فرد کے ذلیل ہونے سے قوم بھی ذلیل ہوتی ہے۔ لیکن یہ قوم بنی کس طرح؟ انگریز کی قومیت اس بناء پر تو نہیں کہ اس کا سفید رنگ ہے۔ سفید رنگ کے تو یورپ کے دوسرے لوگ بھی ہیں۔ انگریز کی قومیت کے بڑے عناصر وہ تہذیب۔ تمدن۔ معاشرت۔ اخلاق کے آداب وغیرہ ہیں جنہیں اسنے اپنے لئے مخصوص کیا۔

جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا ہے۔ مختلف تمدنوں اور معاشرتوں وغیرہ کے اختلاط کی وجہ سے ان تمدنوں اور معاشرتوں اخلاق اطوار وغیرہ کا ایک کھچڑی ہمارے ملک میں بن گئی ہے اور اب قوم کے فرد کو یہ معلوم نہیں رہا کہ اس کا اپنا تمدن و معاشرت وغیرہ کیا ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو ظاہر ہے اور وہ علم کی کمی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس ذمہ داری کا احساس نہیں رہا کہ قومی خصائل کا قائم رکھنا قوم کی عزت۔ وقار اور اتحاد وغیرہ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ قومی خصائل کے نہ چھوڑنے کا بڑا محرک اس وقت ہم میں موجود نہیں ہے۔ انگلستان میں ایک انگریز اپنے قومی خصائل کو اگر چھوڑنا پسند بھی کرے تو نہیں چھوڑ سکتا اس لئے کہ اگر وہ انہیں چھوڑ دے تو ساری قوم اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گی۔ سوسائٹی کا دباؤ اسے ان خصائل کے چھوڑنے سے منع کرتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس کے برخلاف ایک قوم نہیں ہے اگر ہم اپنے مخصوص قومی خصائل کو چھوڑتے ہیں تو نخواہ ہماری قوم کے افراد اس کی اس حرکت سے بیزاری کا اظہار کریں۔ دوسری قوم کے افراد اس کے سہارے کا موجب ہو جائینگے لیکن اب تو حالت یہ ہو گئی ہے کہ قوم کے لوگ بھی برا نہیں مناتے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہم بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

قادیان میں ہمارے لئے قومی خصائل پیدا کرنیکے بہت مواقع تھے لیکن افسوس کہ باوجود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تفصیلی ارشادات کے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ قادیان میں ہمارے پاس جماعتی دباؤ اتنا تھا کہ ہم احمدیوں کو مجبور کر سکتے تھے۔ کہ وہ ان خاص خصائل پر عامل ہوں جو احمدیت دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے۔ اب وہ زریں موقعہ جو قادیان میں میسر تھا۔ ہمارے پاس سے کچھ عرصہ کے لئے جاتا رہا اور شاید اسی وجہ سے جاتا رہا کیونکہ ہم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اب بھی اگر ہم اصلاح کر لیں تو اللہ تعالےٰ پھر ہماری واپسی کے سامان پیدا کر دے گا۔ اور ہمیں وہی جماعتی غلبہ عطا کر دے گا۔ جو قادیان میں حاصل تھا۔

اس درمیانی عرصہ میں جب تک قادیان ہمیں نہیں ملتا۔ مساوی خصائل احمدیوں میں کس طرح پیدا کئے جائیں! یہ ایک عقدہ ہے جسے ہم نے حل کرنا ہے۔ ایک صورت جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم مکمل سے مکمل تر کی جائے اور اس تنظیم کے بل بوتے پر خدام میں اسلامی خصائل پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ خدام یہ خصائل نوجوانوں اور اطفال میں پیدا کریں۔ اور انصار اللہ چالیس سال سے اوپر کے احمدیوں میں انہیں راسخ کرنے کی کوشش کریں

موجودہ صورت حالات یہ ہیں کہ اکثر نوجوانوں کو علم ہی نہیں کہ اسلام کی تفصیلی تعلیم کیا ہے جس کی وجہ سے ان کے روزمرہ کے اعمال اور حرکت و سکون میں اسلامی تعلیم نظر انداز ہو رہی ہے۔ جو انہیں دی گئی ہے انہیں معلوم نہیں مجلس کے آداب کیا ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کھانے پینے کے آداب کیا ہیں۔ انہیں معلوم نہیں بازاروں میں چلنے پھرنے کے آداب کیا ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ملاقات کے وقت کے آداب کیا ہیں۔ سونے کے کیا ہیں جاگنے کے کیا ہیں۔ صفائی کے آداب کیا ہیں۔ کپڑا پہننے بال رکھنے کے آداب کیا ہیں۔ غرضیکہ زندگی کے وہ اکثر پہلو جن کے متعلق اسلام نے تفصیلی تعلیم دی ہے نوجوانوں کو قطعاً ان کا کوئی علم نہیں۔ جس کی وجہ سے وہ من مانی کارروائیاں کرتے ہیں کتنے اپنے تئیں مسلم ہیں۔ لیکن اسلام کا رنگ ان میں نظر نہیں آتا۔ زیادہ سے زیادہ بعض نے اسلام کی چند باتوں کو اپنا لیا ہے لیکن وہ چند باتیں اسلام نہیں ہیں۔ یہ لوگ تو ایک طرح اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ کیونکہ لوگ غلطی سے سمجھ بیٹھے ہیں کہ یہ سچے مسلمان ہیں۔ حالانکہ یہ ابھی سچے مسلمان نہیں ہوئے"

ایک سوال جو مضمون ہذا کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے اور جواب چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلامی قومیت سے مراد کیا ہے۔ سو معلوم ہو کہ اسلامی قومیت کا انگریزی یا کسی دوسری قومیت سے قدر مختلف ہے اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جو ساری دنیا اور ساری قوموں کے افراد کو اپنے دامن میں لینا چاہتا ہے۔ اس صورت میں اسلامی قومیت سے مراد مسلمانوں کی وہ یکرنگی ہوگی جو اسلام کی تفصیلی اور اجمالی تعلیم پر عمل کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اخلاق تمام عالم اسلام کے ایک جیسے ہوں گے۔ تمدن و معاشرت میں ملکی حالات کے مطابق تھوڑا فرق ہوگا۔ لیکن ان میں بھی اسلام کی اصولی تعلیم کی روشنی میں ڈھلنے کی وجہ باقی دنیا کے مسلم تمدنوں اور معاشرتوں سے ایک قسم کی مشابہت اور یکرنگی بعض قسم کے آداب اسلام کی تفصیلی تعلیم کے مطابق ایک جیسے ہوں گے۔ اور بعض جن کے متعلق اسلام نے تفصیلی تعلیم نہیں دی قدرے مختلف ہوں گے۔ لیکن وہ اس اجمالی تعلیم کے سانچے میں ڈھالے ہوئے ہونگے جو اسلام نے دی ہے۔ کیونکہ زندگی کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ جس کے متعلق اسلام نے تفصیلی یا اجمالی تعلیم نہ دی ہو۔

آج کم سے کم مظاہرہ ایمان یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد وصیّت کر دے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس وقت میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیّت کر دے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ جس کے لئے یہ لوگ وصیت کیا کرتے تھے۔ اب ہم دیکھیںگے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو رد کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر احمدی وصیّت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالےٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے۔ وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے۔"

(نظارت بیت المال)

امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص یہ لکھدے کہ میں یہ سارا روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا نوٹس دے کر واپس لوں گا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ نیز اگر کسی شخص کا روپیہ بطور امانت کسی دوسرے شخص کے پاس یا کسی بنک میں جمع ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی

(نظارت بیت المال)

سندھ کے احمدی ماخوذین کیلئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ انکے مقدمہ کی سماعت ۲۸ / جون ۱۹۴۸ء کو میر پور خاص میں شروع ہوگی۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً ان کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی یہ مصیبت ٹالدے۔ اور باعزت بری فرمائے۔

(خاکسار عبد الرحیم احمد ناصر آباد سٹیٹ سندھ)

احباب جماعت توجہ فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ مغربی پاکستان کی اطلاع اور آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کی تنظیم اور ان کی تربیت کے انتظام کے لئے بعض علاقے مقرر کر کے ان میں قائد ضلع مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تقرر فی الحال صرف ۳۰ر جون ۱۹۴۸ء تک کے لئے ہے اس عرصہ میں قائدین ضلع اپنے علاقہ میں دورہ کریں گے۔ اور نوجوانوں کو منظم کرنے کی ان کو ہدایات دیدی گئی ہیں تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور جماعت ہائے احمدیہ مغربی پاکستان کے عہدیداران سے توقع ہے۔ کہ وہ ان قائدین کے ساتھ پورے طور پر تعاون فرمائیں گے اور ہر رنگ میں ان کی مدد کریں گے۔

حسب ذیل اصحاب کو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے:۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات
ملک عبد الرحمن صاحب خادم پلیڈر

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ
چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور
مولوی دل محمد صاحب۔ نائب چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ: چوہدری انور حسین صاحب وکیل
" " لاہور: چوہدری محمد احمد صاحب بی۔ اے
" " گوجرانوالہ:۔ پیر محمد شریف صاحب ہاشمی
ان کا تقرر صرف ۱۷ر جون ۱۹۴۸ء تک کے لئے ہے

قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم:۔ مستری عبد الرحیم صاحب
" " " :نائب چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے
" " سرگودھا:۔ قریشی محمود الحسن صاحب
" " راولپنڈی:۔ عبد القیوم صاحب
" " منٹگمری:۔ چوہدری ظفر علی صاحب
نگران ملک حبیب الرحمن صاحب
کوئٹہ:۔ میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ
صوبہ سرحد:۔ صوفی غلام محمد صاحب پشاور
" سندھ:۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب
نائب سید داؤد مظفر شاہ صاحب

لجنہ اماء اللہ چنیوٹ کا ماہانہ جلسہ

بتاریخ ۷ر ماہ جون ۱۹۴۸ء بروز سوموار شام پانچ بجے لجنہ اماء اللہ چنیوٹ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان مرحوم منعقد ہوا۔ نماز عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع کی گئی امۃ المجید صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ مسعودہ بیگم نے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اور بعد میں ترجمہ بتایا۔ صفیہ بیگم نے درثمین میں سے نظم سنائی۔ بعد ازاں امۃ المجید بیگم نے "آداب مجلس" کے متعلق رسول کریم صلعم کی چند احادیث سنائیں۔ ایک بچے نے الفضل میں سے ایک نظم روح پرور آواز میں سنائی جس میں قادیان واپس جانے کے لئے ہر قسم کی جد و جہد اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی تھی پھر سارہ بیگم نے "نماز اور سچائی" کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد عاجزہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ر مئی ۱۹۴۸ء بعنوان "آج کم از کم مظاہرہ ایمان یہ ہے کہ ہر فرد وصیت کرے" پڑھ کر حضور کے مبارک الفاظ میں تمام ممبرات کو حضور کی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ مریم صدیقہ صاحبہ نے اپنا مضمون "دین کو دنیا پر مقدم رکھو" کے عنوان سے پڑھا۔ اور رسم و رواج کی بیجا پابندیوں کو اپنے سے دور کرنے کی تلقین کی۔ صادقہ بیگم ممبر ناصرات الاحمدیہ نے کلام محمود میں سے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیہ نظم "ایمان مجھ کو دے عرفان مجھ کو دے" دلکش آواز میں پڑھ کر سنائی اور مسعودہ بیگم نے قادیان اور اس کے درویش کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا جس میں حفاظت مرکز کے لئے چندے کی تحریک کی۔ پھر صدیقہ بیگم ممبر ناصرات الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر رحمت و افزا کے دو نشان۔ عبد الکریم کی شفایابی اور الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت کا ایمان افروز واقعہ سنایا جمیلہ بیگم نے "رسم و رواج کی لغویت" بیان کرتے ہوئے ان کو ترک کرنے اور اس رقم کو ترقی اسلام میں خرچ کرنے کی تاکید کی۔ اس کے بعد محترمہ سیکرٹری صاحبہ نے ممبرات کی آگاہی اور حوصلہ افزائی کے لئے ماہ مئی کی ماہانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور مرکزی چٹھی پڑھ کر ممبرات لجنہ کا تعلیمی نصاب اور چرخہ کاتنا اور چکی چلانے کی تحریک کی گئی۔ آخر میں دو ممبرات نے مل کر نظم سلام بحضور خیر الانام پڑھا۔ اور درود شریف کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور جس مقصد کے لئے ہم جمع ہوتے ہیں۔ اس کو پورا کرنے کی تلقین کی۔ اور دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا جلسہ میں ساٹھ کے قریب ممبرات حاضر تھیں۔ جس میں کئی غیر احمدی عورتیں بھی شامل تھیں جو تمام کارروائی غور و سنجیدگی سے سنتی رہیں۔ اور بہت اچھا اثر لیکر گئیں۔ اور آئندہ بھی اجلاس میں باقاعدہ شامل ہونے کا وعدہ کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تحریک وصیت کو عام کرنے کی کوشش جاری ہے خدا تعالیٰ ہمیں حضور کی اس تحریک کو سو فی صدی پورا کرنے کی توفیق دے ہمیں وہ مقاصد حاصل ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مد نظر رکھے ہیں۔ اور ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع کی پوری اطلاع۔ اور پھر ان ذرائع کو احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چنیوٹ)

تھل پراجیکٹ کیلئے نئی سکیمیں

لاہور ۱۵ر جون تھل پراجیکٹ سے وابستہ دو اور سکیمیں مغربی پنجاب کی حکومت کے زیر غور ہیں۔ ایک سکیم مویشیوں کے فارم کے متعلق ہے اور دوسری منگل اُگانے اور بھیڑیں پالنے کے متعلق۔

مویشیوں کا فارم تین ہزار ایکڑ اراضی پر جاری ہوگا۔ اس کا دو تہائی حصہ نہر کے پانی سے سیراب ہوگا۔ ان سکیموں کی تفصیلات پر محکمہ وٹرنری ابھی غور کر رہا ہے۔

لائلپور میں اراضی کی جانچ پڑتال

لائل پور ۱۵ر جون ضلع لائل پور میں مغربی پنجاب کی تقسیم اراضی کی جانچ پڑتال کرنے والی کمیٹی نے پچھلے ایک ہفتے میں ۲۴۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین برآمد کی ہے کمیٹی نے لائل پور شہر کے ارد گرد تین تین میل تک کے علاقے کی خوب چھان بین کی۔ صرف ایک چک میں ۵۰۴ ایکڑ زمین ناجائز تصرف سے لگائی گئی۔ زمین کی تقسیم کے سلسلے میں ایک پٹواری کو گرفتار کیا گیا۔ غیر مستحق لوگوں کو بے دخل کرنے کے سلسلے میں ڈپٹی کمشنر نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں۔

اقوام متحدہ کی کمیٹی کے ممبران کا حشر

لیک سکیس ۱۵ر جون۔ جن ڈیڑھ سو ممبروں نے اقوام متحدہ کے چارٹر پر سین فرانسسکو میں دستخط کئے تھے ان میں سے ۶ ممبران ... نے استعفے دیدئے ہیں ایک مر گیا ہے ایک نے خودکشی کر لی ایک کو جرم بغاوت میں ملک بدر کر دیا گیا

آبپاشی کے لئے مشینی ضروریات کا اہتمام

لاہور ۱۵ر جون محکمہ آبپاشی کی مشینی ضروریات کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر مغربی پنجاب کی حکومت نے لاہور میں غیر مسلموں کے ... چھوڑے ہوئے دو صنعتی ادارے دی ریلائبل وائر ورکس اور سٹیل اینڈ جنرل ملز کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ان کارخانوں میں پانی کی چھلنیاں، نلی کنوؤں کے فلٹر، لوہے کی سلاخیں وغیرہ تیار کرنے کا معقول انتظام موجود ہے۔ اب تک اس محکمہ کی ضروریات مغلپورہ ورکشاپ پوری ہوا کرتی تھیں مگر اب وہاں تمام ضرورتوں کا پورا ہونا مشکل ہو رہا ہے مغربی پنجاب کے حصے میں سے آبپاشی کا سب سے بڑا ورکشاپ امرتسر میں تھا۔ جو تقسیم کی وجہ سے دوسری طرف چلا گیا تھا۔

وادی لداخ میں ہندی فوجوں کی بربادی

تراڑکھل ۱۵ر جون۔ آزاد ریڈیو کا بیان ہے کہ وادی لداخ میں اسکردو کے محاذ سے پسپا ہونے سے قبل ہندوستانی فوجوں نے اپنے خیموں وغیرہ کو نذر آتش کر دیا ہے نوشہرہ کے محاذ پر ہندی فوجوں نے ایک زبردست حملہ کیا۔ جس کا آزاد فوجوں نے منہ توڑ جواب دیا۔

بین المملکتی کانفرنس ملتوی ہوگئی

نئی دہلی ۱۴ جون - ۱۵ جون کو نئی دہلی میں ہونے والی بین المملکتی کانفرنس ملتوی کر دی گئی ہے مسٹر لیاقت علی خاں نے بعض مصروفیات کی وجہ سے اپنا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

عرب ممالک میں یہودی املاک ضبط کر لی جائیگی

قاہرہ ۱۵ جون شاہ عبداللہ والی شرق اردن نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ شام، لبنان، عراق، مصر اور یمن میں یہودیوں کی تمام املاک ضبط کر لی جائیگی۔

مغربی بنگال میں مسلم طلباء کی لیگ توڑ دی گئی!

کلکتہ ۱۵ جون مغربی بنگال کے مسلم طلبا کی لیگ نے حال میں ایک اجلاس میں بالاتفاق رائے اس امر کا فیصلہ کیا کہ مغربی بنگال میں اس تنظیم کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس کے بجائے ایک نئی سیاسی جماعت مغربی بنگال سوشلسٹ طلبا کی انجمن کے نام سے بنائی جائے۔

بقیہ از صـ ۳

البتہ اگر کوئی سمجھنا چاہے تو ہم سمجھا سکتے ہیں کہ انبیاء کے اسوہ سے اس بارے میں کیا ہدایات ملتی ہیں - اور ہم اس کو محکم کرنے کے ہرگز مرتکب نہیں ہوئے۔ باقی رہا بالواسطہ کا استدلال تو بالواسطہ سے دنیا میں کوئی نہیں بچ سکتا یہانتک کہ آپ جو ہندوستان سے چیزیں خرید رہے ہیں آپ اس کو بالواسطہ محکم کر رہے ہیں۔ اس کے خزانے کو بھر رہے ہیں تاکہ وہ کشمیر کے مسلمانوں پر چڑھائی کرے امریکہ سے مال خرید کر اس کو محکم کر رہے ہیں تاکہ وہ یہودیوں کی امداد کرے۔ اور عربوں کو کچلے بالواسطہ کا استدلال صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن پر جاہلیت مسلط ہو۔

آپ نے مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کیا ہے کہ آپ کیلئے انگریزی حکومت ولی امر ہے ولی امر کی ترکیب آپ نے قرآن کریم کی اس آیت سے اخذ کی ہے

اطیعوا اللہ و رسولہ

آپ نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ "ملکی انتظام کی حد تک اس (انگریزی حکومت) کے جو قوانین تھے انکو توڑنے سے ہم پرہیز کرتے رہے ہیں" کیا دوسرے لفظوں میں اسکے صاف معنی یہ نہیں ہیں کہ ملکی انتظام کی حد تک انگریزی حکومت کے قوانین کی ہم پابندی کرتے رہے ہیں یعنی ان احکام میں اسکو عملاً ولی امر سمجھتے رہے ہیں یہی نہیں بلکہ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ "انبیاء کی سنت سے ہمنے اس طریق کو صحیح سمجھا"۔ اب مرزا صاحب کیا کہتے تھے وہ بھی یہی کہتے تھے کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کی فرمانبرداری کرنا چاہئیے اور انبیاء علیہم السلام کی یہی سنت ہے ۴

افغانستان پاکستانی علاقہ کا آرزومند نہیں ہے

افغانستان کے سفیر کا اعلان

کراچی ۱۵ جون - پاکستان میں افغانستانی سفیر سردار شاہ ولی خاں نے کل علیگڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے استقبال کے موقعہ پر اردو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "ہمارے بادشاہ نے واضح کر دیا ہے اور میں افغانستان حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ افغانستان کی طرف سے سرحدی علاقہ کا کوئی مطالبہ نہیں۔ اور اگر کوئی تھے بھی تو وہ پاکستان کے حق میں چھوڑ دیئے گئے ہیں۔" آپ نے کہا کہ اس کے برعکس اخبارات میں آنے والی خبروں کو کوئی اہمیت نہیں دی جانی چاہیئے۔

گورنر کے آرڈیننس کی قانونی حیثیت کو چیلنج

کراچی ۱۵ جون مسٹر کھوڑو سابق وزیر اعظم سندھ کے خلاف الزامات کی تحقیق کرنے والی سندھ کی عدالت خاص میں چند روز کے التوا کے بعد آج بھی سماعت ہوئی۔ سر اقبال محمد سابق چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ ملزم کی طرف سے دفاعی کونسل کی .... رہنمائی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ بحث کا آغاز کرتے ہوئے سر اقبال محمد نے کہا کہ گورنر کا جاری شدہ آرڈیننس جس کی رو سے اس عدالت کا قیام عمل میں آیا - اس لحاظ سے قانونی طور پر ناجائز ہے کہ ترمیم شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دی ہوئی فہرست کے تحت گورنر کو اس قسم کے آرڈیننس کے اجراء کا اختیار نہیں ہے ایسے آرڈیننس کے نفاذ کیلئے دفعہ ۱۰۴ کے تحت گورنر جنرل کی خاص منظوری پہلے سے ضروری ہے

مبالغہ آمیز خبروں اور مخالفانہ پروپیگنڈے سے احتراز کیجیے

حکومت سندھ کی اخباروں سے اپیل

کراچی ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۵ جون

حکومت سندھ نے سندھ کے اخباروں کے نام ایک اپیل میں یہ درخواست کی ہے کہ وہ ..... بین المملکتی معاہدے کی تعمیل کے سلسلے میں جو گذشتہ اپریل میں کلکتے میں طے پایا تھا کماحقہ تعاون کریں۔ اس اپیل میں کسی دوسری نو آبادی کے خلاف مخالفانہ پروپیگنڈا کرنے - مبالغہ آمیز خبریں چھاپنے یا کسی خاص فرقے کی شہرت کو بڑھانے یا گھٹانے کے متعلق اجتناب کرنیکی تلقین کی گئی ہے

اب اگر مسیح موعود علیہ السلام صاف صاف لفظوں میں ایک بات کہیں تو قابل مواخذہ اور اگر لسانی سے کام لیکر لفظوں کا ہیر پھیر کر کے مودودی صاحب کے نقیب داعی وہی بات فرمائیں قابل صد تحسین و آفرین - سچ کہا ہے کسی نے

ہم اگر روئیں تو کہلائیں بشری - شیخ چپ ہو تو تو کل ٹھہرے
تم جسے چاہو چھالو سر پہ - ورنہ یوں دوش پہ کل ٹھہرے

مدیر محترم نے مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگا کر سمجھا تھا کہ بڑا تیر مارا ہے لیکن جب جاہر شہباز نے وہی اعتراض ایسے پیرائے میں کیا کہ جس سے آپکی منافقانہ طرز بھی بے نقاب ہوتی تھی تو اس ڈھال کی آڑ لینی پڑی جس پر کبھی آپ مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں تمسخر اڑایا کرتے تھے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس معاملہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر کسی نے منافقانہ طرز عمل کا الزام نہیں لگایا مگر شہباز نے آپ کیخلاف یہ بھی الزام لگایا ہے گویا جس معاملہ میں آپ مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت چاہتے تھے اسمیں آپ کی بڑھ چڑھ کر حقیقی اہانت شہباز نے ثابت کر دی ہے کہ آپ زبانی تو انگریزی کی حکومت کو مردود کہا کرتے تھے لیکن عملاً اسکو ولی امر سمجھتے تھے سچ ہے

انی مھین من اراد اھانتک

ولایتی مٹر سے کپڑا

لندن ۱۵ جون ایک نئی قسم کا کپڑا ولایتی مٹر سے بنایا گیا ہے۔ اس کپڑے پر نہ تو تیل کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس کو کرم لگتا ہے اس سال یہ کپڑا دس ہزار ٹن بنانے کا خیال ہے۔

دہلی میں پناہگزین بچوں کیلئے سکول

دہلی ۱۵ جون - حکومت ہند کے محکمہ ریلیف اینڈ ری ہیلیٹیشن کے شعبہ خاتون نے پناہگزین بچوں کے لئے ایک مڈل سکول لودھی کالونی میں کھولا تھا - اب تک اس سکول میں ۳۰۰ پناہ گزین بچے داخل ہو چکے ہیں اور ابھی ایک سو پناہ گزین بچے اور داخل ہو سکتے ہیں۔ محتاج پناہ گزین بچوں کا داخلہ مفت اور فیس معاف کر دی جاتی ہے۔

——— کراچی ۱۵ جون عراقی انجمن ہلال احمر بغداد نے پاکستان میں پناہگزینوں کیلئے مشہور ریڈی کھجوروں کی ایک ہزار ٹوکریاں عطیہ کے طور پر بھیجی ہیں۔

ہر دو مملکتوں میں برآمد شدہ مغویہ عورتیں

نئی دہلی ۱۵ جون حکومت ہند کے ایک سرکاری اعلان میں ہر دو مملکتوں میں برآمد شدہ مغویہ عورتوں کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے اعلان کیا گیا کہ دونوں ملکوں سے ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء تک کل ۱۲۵۱۲ عورتیں برآمد کی گئیں اس میں سے ۵۳۶ ،۷ مسلمان عورتیں ہیں - جو ہندوستان سے برآمد ہوئیں اور ۴۹۳۸ غیر مسلم عورتیں پاکستان سے واپس حاصل کی گئیں۔

پاکستانی اور ہندوستانی طلباء کی بین المملکتی کانفرنس

لاہور ۱۵ جون پاکستان اور ہندوستان کے طلباء کے نمائندوں کی ایک بین المملکتی کانفرنس ۱۱ جولائی کو واہگہ کے مقام پر ہوگی اس کانفرنس کی غرض و غایت ہر دو حکومتوں کو مغویہ عورتوں کی بازیابی کے کام میں امداد بہم پہنچانا اور دونو مملکتوں کے طلباء کے مستقبل کے متعلق بحث و تمحیص ہے

مشرقی پنجاب کا ایک اسمبلی کا رکن بلیک مارکیٹنگ کا ملزم

موگا ——— اپنے نامہ نگار خصوصی سے ——— ۱۵ جون

مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے سردار رتن سنگھ لوگڑھیہ جو گذشتہ فسادات کے دنوں میں مسلمانوں کے قتل عام میں پیش پیش تھے آجکل بلیک مارکیٹ کرنیکے سلسلے میں زیر الزام ہیں۔ آپ کی اس حاکمانہ بلیک مارکیٹ کی تحقیقات حکومت ہند کے وزیر سول سپلائز ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی اور مشرقی پنجاب کے وزیر سول سپلائز سردار پرتاب سنگھ کیرول خود کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے محکمہ پی - ڈبلیو - ڈی سے کوئلے کی ۳۰ ٹن کی ایک گاڑی ۲۷۳ روپے میں حاصل کر کے ایک مقامی کول مرچنٹ کے ہاتھ ۲ ہزار روپے میں فروخت کی۔ اور پھر ادائیگی کے وقت رسید دینے سے انکار کیا اب ایک طرف دونوں وزیر تحقیقات کر رہے ہیں اور دوسری طرف سردار صاحب کول مرچنٹ کو (جو ننگ آکر یو - پی بھاگ گیا ہے) اور اس کے متعلقین کو مقامی پولیس کے رعب سے بیان نہ دینے پر مجبور کر رہے ہیں۔

پاکستان کی طالبات لندن میں

لندن ۱۵ جون - لندن کے انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن میں ۴۵ ملکوں کے سات سو سٹوڈنٹس تربیت حاصل کر رہے ہیں پاکستان کے گیارہ سٹوڈنٹس میں تین طالبات بھی ہیں۔ (ب - ا - س)

نیاسالینڈ خود اختیاری کی راہ میں

لندن ۱۵ جون برطانوی دولت مشترکہ کے چھوٹے سے ابتدائی علاقے نیاسالینڈ کو یہ موقعہ دیا گیا ہے کہ وہ پانچ سال تک اپنے مالیات کا انتظام رکھے (ب - ا - س)